ایک صاحب درد مسلمان کی طرف سے

علماء کرام کی خدمت میں چند اہم تجاویز

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ دور حاضر میں جب جاہ و جلال، مال و متاع نے انسانی زندگی کو اس طرح پامال کیا ہے کہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کا جنازہ نکل گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو معاشرہ کی حالت اس سے بھی بدتر تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کے ایسے حامل اور عامل پیدا کئے کہ تھوڑے ہی سالوں میں انقلاب پیدا ہوگیا اور لوگ خود بھوکے پیاسے رہ کر بھی مخلوق کو نفع پہنچانے میں سرگرداں تھے۔ ہسپتالوں میں عوام کی بڑی تعداد آتی ہے یہ دیکھ کر بڑی کوفت اور رنج ہوتا ہے کہ والدہ نے برقعہ یا چادر اوڑھ رکھی ہے لیکن اسی کی بیٹی کے بال کٹے ہوئے ہیں۔ دوپٹہ صرف گلے کی زینت بن چکا ہے سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی اکثر لڑکیوں کو اسلامی علوم سے ذرہ بھر بھی واقفیت نہیں ہے ایک نسل میں ہی اتنا فرق پڑگیا ہے اور روز بروز حالات بگڑ رہے ہیں افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے اصحاب علم و دانش اور علماء کرام نے اس طرف توجہ ہی نہیں دی ڈاکٹروں کا واسطہ معاشرہ کے ہر طبقہ سے پڑتا ہے اور وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ہوا کا رخ کدھر کو ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی عرض کروں کہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ عورتوں اور بچیوں کو اگر احسن طریق سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات سمجھائے جائیں تو وہ خوب اثر لیتی ہیں آپ جس مسند رشد و ہدائت پر متمکن ہیں اس کے تقاضوں سے ناآشنا نہیں ہیں تاہم ایک انتہائی اہم ضرورت سے بلاوجہ چشم پوشی اور عدم توجہی ہو رہی ہے جس کی جانب توجہ مبذول کرانے کی جسارت کر رہا ہوں خدانخواستہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے علم میں یہ باتیں نہیں ہیں یا آپ کو احساس نہیں ہے میرا مقصد آپ کی توجہ ان اہم ضروریات کی جانب مبذول کروانا ہے یہ علماء کرام کی بڑی ہمت ہے کہ ہر قسم کے نامساعد حالات کے باوجود طلبہ کی دینی تعلیم کے لئے اچھے اچھے ادارے (دارالعلوم) ایک ایک شہر میں کئی کئی بنائے ہوئے ہیں لیکن پاکستان کی نصف آبادی جو خواتین پر مشتمل ہے اسے یکسر نظر انداز کر رکھا ہے عورتیں ویسے ہی ضعیف الاعتقاد ہوتی ہیں جاہل رہ جانے کے سبب ان کی کثیر تعداد بدعت و گمراہی میں مبتلا ہے بڑے بڑے دیندار حضرات کے گھروں میں حالات بڑے خراب ہیں مرد صحیح العقیدہ صوم و صلوہ کے پابند اور عورتیں بدعات و خرافات میں مبتلا ہیں مرد حضرات سارا دن معاشیات کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں اور بچے ان جاہل عورتوں کی صحبت میں پرورش پاتے اور پروان چڑھتے ہیں اور اسی لئے والد کی بجائے والدہ کے نظریات قبول کئے ہوئے ہیں ویسے بھی آج کل گھروں میں عورتوں کی حکمرانی ہے دینی تعلیم مرد و خواتین کے لئے یکساں اہمیت کی حامل ہے بلکہ خواتین کی دینی تعلیم مردوں کی نسبت زیادہ اہم ہے کیونکہ خواتین بچوں کی تربیت کی نگران ہوتی ہیں اگر خواتین کی دینی تعلیم کا انتظام نہ ہوگا تو ہمارا گھر اور ہر کنبہ بچوں کی اعلیٰ اور صحیح تربیت سے محروم رہے گا طلبہ کے اداروں کی طرز پر خواتین کے ادارے قائم نہ کرنے کی وجہ سے نئی نسل اسلام سے بہت دور ہو رہی ہے اور پوری قوم اس کا خمیازہ بھگت رہی ہے میں نے چند اصحاب درد

کے ساتھ مل کر قصبہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طالبات کی دینی تعلیم کے لئے ایک ادارہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے قائم کیا۔ جہاں نہ صرف اندرون ملک کے شہروں اور دیہات کی طالبات زیر تعلیم ہیں بلکہ بیرون ملک سے بھی طالبات اس ادارہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہی ہیں دارالاقامہ میں اس وقت تین صد طالبات اقامت پذیر ہیں اور انتہائی پرسکون اور دینی ماحول میں علم حاصل کر رہی ہیں اس دور انحطاط میں جبکہ ہر طرف کفر و الحاد اور شرک و بدعت کی آندھیاں چل رہی ہیں اور دینی شعار کا مذاق اڑایا جا رہا ہے جامعہ ہذا بڑی پامردی سے نئی نسل کو ان فتنوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی بساط کے مطابق کام کر رہا ہے الحمدللہ جامعہ کی شاخیں ٹوبہ ٹیک سنگھ، سمندری جھنگ، فیصل آباد، جڑانوالہ اور ڈیرہ نواب میں قائم ہو چکی ہیں خواتین کا علوم دین سیکھنے کا جذبہ قابل تعریف ہے اس کثیر تعداد میں لوگ بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے ہمارے ادارہ کا رخ کر رہے ہیں کہ ہمارے لئے سب کو داخل کرنا ناممکن ہو چکا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خواتین کی دینی تعلیم کے لئے ایسے ادارے بہت زیادہ تعداد میں مختلف شہروں میں کھلنے چاہئیں فرصت ملے تو آپ گوجرہ تشریف لا کر بذات خود ایسے اداروں کے قیام کے قابل عمل ہونے کا مشاہدہ کر سکتے ہیں میرا پختہ یقین ہے کہ مسلمانوں کو ذلت کی عمیق گہرائیوں سے نکالنے کے لئے خواتین کی دینی تعلیم کا انتظام وقت کی اہم ضرورت ہے اور یہ انتظام جتنی جلدی ہو جائے اس ملت کے مفاد میں ہو گا قوم کی اخلاقی اور روحانی اقدار کی میراث کی حفاظت کی ذمہ داری عورت کے سر ہے۔

جب بچوں کی پرورش کرنے والی ماں دینی علوم کے زیور سے آراستہ ہو گی تو ہر گھر علم کے نور سے جگمگا اٹھے گا گھروں میں نمازوں کی پابندی ہو گی صبح صبح تلاوت قرآن پاک کی صدائیں بلند ہوں گی تو ماحول خوشگوار ہو گا اس کے برعکس اگر بچوں کی پرورش کرنے والی ماں کے بال کٹے ہوئے ناخن بڑھے ہوئے دوپٹے سروں سے ڈھلکے ہوئے اور گریباں ننگے ہوں گے اور زیادہ وقت ٹی۔ وی کے ڈرامے دیکھنے اور وی۔ سی۔ آر پر فلم دیکھنے میں گزرے گا تو نئی نسل میں ایکٹر اور ایکٹرس ہی پیدا ہوں گے۔

مجھے امید ہے کہ آپ میری ان معروضات پر ضرور غور فرمائیں گے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اور ماحول کو خوشگوار اور دینی بنانے کے لئے میری تجاویز مندرجہ ذیل ہیں

(۱) طلبہ کے اداروں کی طرح طالبات کی دینی تعلیم کے لئے زنانہ ادارے ہر شہر، قصبہ اور دیہات میں قائم کئے جائیں یہ ادارے معیاری ہوں اور ادارہ کے اندر مردوں کا عمل دخل نہ ہو پردہ وغیرہ کا مکمل انتظام ہو۔ اس سلسلہ میں عرض کر دوں کہ جامعہ اشاعت القرآن گوجرہ کو ملاحظہ فرما کر حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب خلیفہ مجاز حضرت اقدس حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ علیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب آف کندیاں اور حضرت مولانا عبدالمالک صاحب کاندھلوی جیسے جید حضرات بے انتہا خوشی کا اظہار کر چکے ہیں لڑکیاں طلبہ کی طرح تنگ نہیں کرتیں اور اساتذہ کا بڑا احترام کرتی ہیں اور قواعد و ضوابط پر سختی سے عمل کرتی ہیں اس لئے بچیوں کے ادارہ کا چلانا زیادہ مشکل نہیں صرف مالی وسائل ہونے چاہئیے۔

میرا تجربہ ہے کہ علماء حضرات بچیوں کی تعلیم سے گھبراتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک بڑا مشکل کام ہے حالانکہ

یہ لڑکوں سے آسان ہے صرف اساتذہ جذبہ سے بھرپور اور شریعت کی پابند ہونی چاہئیں اگر کوئی صاحب ہمت کریں تو استاد ہم مہیا کر سکتے ہیں۔

تعلیم کی نگرانی کی آپکو ضرورت ہی نہیں ہوگی ہمارا ریموٹ کنٹرول کافی ہوگا آپ حضرات ایک مکان کرایہ پر لے لیں اور کم از کم دو اساتذہ کی تنخواہ کا بندوبست کر لیں تو مدرسہ البنات ہم انشاء اللہ شروع کر دیں گے یاد رکھئے ایک بچی کی تربیت اصل میں ایک خاندان کی تربیت ہے جبکہ ایک لڑکے کی تربیت صرف ایک فرد کی تربیت ہے۔

(۲) دوسری گذارش یہ ہے کہ درس نظامی مکمل کرنے والے طلباء کے لئے اپنے جامعہ میں ایک نیک اور صالح پروفیسر کا انتظام رکھا جائے اور ایک سال میں ان کو انگریزی کی تیاری کروا کر بی۔اے اور ایم۔اے کا امتحان دلوا دیا جائے اور انگریزی کے ساتھ ساتھ وفاق کے نصاب میں جتنی ریاضی کی تعلیم رکھی ہوئی ہے وہ مکمل کروائی جائے اور سائنس اور دوسری معلومات عامہ کی کتب کا مطالعہ کروا دیا جائے اور پھر ان کو C.S.S کے امتحانوں میں بٹھایا جائے۔

انشاء اللہ دینی مدارس سے فارغ ہونے والے طلباء کی کثیر تعداد اعلیٰ نمبروں سے پاس اور پھر ان میں سے اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، سپرنٹنڈنٹ پولیس لگیں گے تو انشاء اللہ اسلامی انقلاب کی راہ ہموار ہوگی یہ سب دنیا کے لئے نہ کیا جائے بلکہ نیت یہی ہو کہ اللہ کے دین کا بول بالا کرنے کے لئے ہم یہ راستہ بھی اختیار کر رہے ہیں۔

موجودہ معاشرہ میں لوگ ان کی بات زیادہ سنیں گے اور اثر لیں گے

(۳) میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ پچھلے زمانہ میں مدارس کے اساتذہ کسی نہ کسی صاحب نسبت بزرگ کے مرید ہوتے تھے اور باقاعدہ "ذکر" کرتے تھے ایسے اساتذہ کا بچوں پر بڑا اثر پڑتا تھا میری تجویز ہے کہ اساتذہ کے لئے لازمی قرار دیا جائے کہ وہ کسی نہ کسی بزرگ سے "بیعت" ہوں اور بتائے ہوئے "ذکر" باقاعدگی سے کریں۔ ذکر کی برکتوں سے مدارس کے ماحول بدلیں گے بلکہ طلباء حضرات کو بھی ترغیب دی جائے تاکہ وہ بھی کسی نہ کسی بزرگ سے اپنی نسبت قائم کریں۔

(۴) حلقہ ہائے درس قرآن

آج کل کا مشاہدہ ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں میں قرآن مجید سمجھنے کا بڑا شوق ہے مگر علماء کرام سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے غیر مستند حضرات سے فیض حاصل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

میری تجویز ہے کہ شہر کے ہر محلہ میں ایک حلقہ درس قرآن قائم کیا جائے جو جامعہ کے ساتھ تعلق والے کسی صاحب کے گھر میں شروع کیا جائے اور ہفتہ میں ایک دفعہ رکھا جائے۔ مختلف محلوں کے لئے مختلف اساتذہ کرام مقرر کر دیئے جائیں اس طرح ہفتہ کے سات روز میں کسی نہ کسی محلہ میں قرآن کا درس ہوگا

اس سے بڑے فوائد ہوں گے۔

قرآن سمجھنے سے عقائد ٹھیک ہو جائیں گے اور بدعات اور فروعات خود لوگوں کی سمجھ میں آجائیں گی دارالعلوم سے بھی لوگوں کا رابطہ بڑھے گا اور لوگوں کے ساتھ علماء کا رابطہ زیادہ ہوگا میں نے میڈیکل کالج میں عورتوں کے لئے

ہفتہ وار درس قرآن کا انتظام کیا ہوا ہے ہمارے جامعہ کی ایک استاد درس دیتی ہیں اور ایک حدیث کی تشریح بھی بعد میں کر دیتی ہیں۔ اور کچھ وقت عورتوں کو اپنے مسائل پوچھنے کے لئے دیا جاتا ہے اس کے ماشاء اللہ بڑے اچھے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں اسی طرز پر مرد حضرات کے لئے بھی ہفتہ وار درس قرآن کا پروگرام ہے۔

(۵) میں نے علماء کرام سے اکثر سنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی مردہ سنت کو زندہ کرنے والے کو ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

اس سلسلہ میں علماء کرام سے گذارش ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیمار کی عیادت کی سنت کو بھی زندہ کیا جائے شہروں میں مختلف ہسپتال ہوتے ہیں جمعہ کے روز اگر مختلف علماء کرام کی رہنمائی میں چند حضرات مل کر کسی ہسپتال کے ایک وارڈ میں جائیں اور مریضوں اور ان کے لواحقین سے ملیں اور انہیں بتائیں کہ ہم بطور مسلمان بھائی آپ کی عیادت کرنے حاضر ہوئے ہیں ہمیں آپ سے اور کوئی غرض نہیں ہے۔

وہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے چند کلمات بھی ادا کریں اس دورہ میں کسی مخیر صاحب کی وساطت سے اگر کچھ سستا قسم کا فروٹ مثلاً مالٹا وغیرہ لے لیے جائیں اور مریضوں میں تقسیم کئے جائیں تو انشاء اللہ خاطر خواہ نتائج نکلیں گے۔ بیماروں کو اللہ کی طرف اور اس کے احکام کی طرف توجہ دلائیں

اس فعل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت بھی زندہ ہو گی اور علماء کرام کا رابطہ بھی لوگوں میں بڑھے گا اور لوگوں میں ان کا امیج بڑھے گا یعنی لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت بڑھے گی یہ چند گذارشات تھیں جو میں آپ حضرات کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا

امید ہے جس جذبہ کے تحت یہ لکھی گئی ہیں اسی جذبہ کے تحت ان پر غور کیا جائے گا

منجانب

ڈاکٹر حافظ عبداللطیف

۸۔ اے سٹاف کالونی پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد

بقیہ حضرت ہاجرہ رضہ

حاصل ہو گیا؟

لگے ہاتھوں عیسائیت کے قدیمی گڑھ دیار مغرب میں جنسی بے راہروی، داشتائیں رکھنے اور عصمت و عفت کو بے وقعت جاننے کی سمجھ بھی آگئی کہ اگر بائبل کا سب سے بڑا بزرگ اور بابرکت نسل (قوم یہود) کا جدامجد داشتہ رکھ سکتا ہے تو اس کے پیروکار یہ سعادت حاصل کرنے میں پیچھے کیوں رہیں؟

خلاصہ بحث کہ عبرانی اصطلاح کا ترجمہ CONCU BINE تعصب پر مبنی ہے، غلط ہے کیونکہ ہاجرہ ابراہیم کی کنیز یا دوسرے درجہ کی بیوی تھیں اور نہ ہی داشتہ۔ ہاجرہ پر اس لفظ کے دونوں معنوں کا اطلاق نہیں ہوتا۔